ميثاق جمهوريت

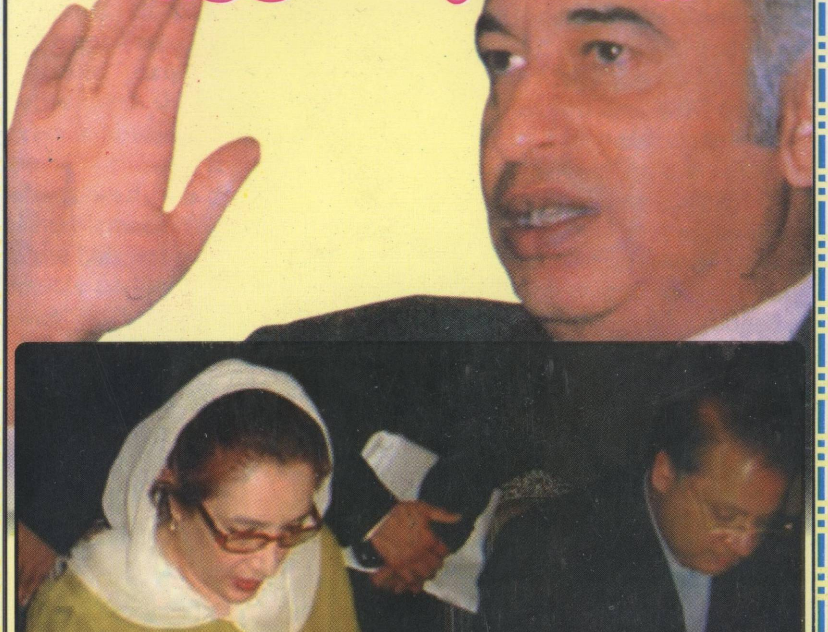

پاکستان پيپلز پارٽي پارليامينٽرين
سکر

www.bhutto.org

میثاق جمہوریت

14 مئی 2006
لندن، یوکے

www.bhutto.org

میثاق جمہوریت

ہم پاکستان کے منتخب لیڈرز جن کو مصنوعی سیاسی بحران پیدا کر کے اپنے پیارے وطن سے دور کر دیا گیا۔ ہمیں اس کی سلامتی کی فکر ہے اس لیئے کہ ایسا عمل فیڈریشن کی اکائی کیلئے نقصانکار ثابت ہو سکتا ہے، آئین کے ساتھ کئے گئے مذاق کے نتیجے میں معاشرے کے اندر غربت میں اضافہ، بیر وزگاری اور معاشرتی اونچ نیچ کے ذریعے معاشرے کی توڑ پھوڑ ہو رہی ہے۔ یہ ہی اسباب ہیں کہ انصاف اور قانون کی توھین ہو رہی ہے اور عوام فوجی ڈکٹیٹر شپ کی وجہ سے پریشان اور ملک تباہی و بربادی کے کنارے پر پہنچ گیا ہے۔ فوجی ڈکٹیٹر شپ میں قوم کو یہ تجربہ حاصل ہوا ہے کہ اب اور زیادہ لوٹ مار نہیں ہونی چاہیئے۔

یہ ہی اسباب ہیں کہ جن کی وجہ سے قومی ایکتا اور عوامی مفادوں کو لتاڑ ا گیا ہے، اس دور میں عوامی مینڈیٹ کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔

یہ تاریخی تجربہ ہے کے فوجی ڈکٹیٹر شپ میں فوج اور عام آدمی ایک ساتھ چل نہیں سکتے، فوجی مداخلت کی وجہ سے ملکی معیشت دفاعی ضرورتوں اور جمہوریت سمیت ملک کی اکائی کو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ قوم کو اب ملیٹری رجمنٹ سے ھٹ کر نئے رخوں اور اسباب پر سوچنے کی ضرورت ہے۔

احتساب کے نام پر ملک کے منتخب نمائندوں کے خلاف خاص طور پر عوامی لیڈرز کو بدنام کرنے کیلئے ان کے میڈیا ٹرائیل کئے گئے اور فوج نے اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے کنگز پارٹی بنا ڈالی۔

قائداعظم محمد علی جناح کا فرمان ہے کہ : یہ ہماری ذمیداری ہے کہ ہم اپنے ملک کیلئے ایک سے زائد ڈائریکشن کا تعین کریں، ان کو موجودہ حالات سے بچاتے ہوئے اسے معاشی طور پر مستحکم کریں، معاشرتی قدروں کو فروغ دیں، سیاسی طور پر جمہوری، وفاقی سطح پر کوآپریٹو، عالمی طور

پر عزت دار، عوامی مفادات کی خاطر خطے کو پر امن بنانا، اور کسی کو بھی منتخب نمائندوں کا استحقاق مجروح کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

حزب اختلاف کے حقوق غصب کرنا، پارٹیوں کے اندرونی معاملات، پارلیمنٹ کا کام پاور فل کمیٹی سسٹم کی بدولت، ڈی سینٹر لائیزیشن اور اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی، زیادہ سے زیادہ صوبائی خود مختیاری، نچلی سطح پر لوگوں کو بااختیار کرنا، لوگوں کو غربت سے نکالنا، عورتوں اور اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرنا، ملک میں سے کلاشنکوف کلچر کا خاتمہ، خود مختیار عدلیہ، نیوٹرل سول سروسز، میرٹ اور قانون کی پاسداری، پڑوسی ملکوں کے ساتھ تنازعات کا پر امن حل، بین الاقوامی معاھدوں کو اہمیت دنیا، ملک کی خارجہ پالیسی کو ملکی وقار کے مطابق بنانا ایسے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے ہم دنیا کی قوموں میں اپنا مقام بنا سکتے ہیں۔

ہم اپنے عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ آگے آئیں اور اپنے پیارے ملک کو فوجی ڈکٹیٹر شپ کے خلاف، سماجی، سیاسی، معاشی حقوق اور جمہوریت، وفاق اور جدید پاکستان کے ذریعے جس کا بابائے قوم نے تصور کیا تھا اس کی بقاء کیلئے ھاتھوں میں ھاتھ دے کر اس کا تحفظ کریں، یہ ہی میثاق جمہوریت ہے۔

اے - آئینی ترامیم

۱۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء سے پہلے والے ۱۹۷۳ء کے آئین کی اصلی صورت بحال کی جائے، جس میں عورتوں اور مینارٹی کی مخصوص سیٹوں، ووٹرز کی کم عمر اور اسمبلی میں سیٹوں کا بڑھانا، لیگل فریم ورک آرڈر، ۲۰۰۰ء اور آئین میں کی گئی ۱۷ ویں ترمیم واپس لی جائے۔

۲۔ گورنرز کی تقرری، تینوں فوجی سروسز اور سی جی سی ایس سی جو کہ چیف ایگزیکیوٹو نے بنائی ہے، اور وزیر اعظم کا عہدہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق ہونا چاہیئے۔

۳۔(الف)اعلیٰ عدالتی سرشتے کیلئے ججز کی بھرتیوں میں مشوروں کی بجائے ان پوسٹوں کو کمیشن کے ذریعے بھرنا چاہیئے جس کا طریقہء کار مندرجہ ذیل ہونا چاہیئے۔

(i) چیف جسٹس چیئرمین ہو، لیکن ایسا جس نے پہلے پی سی او کے تحت حلف نہ لیا ہو۔

(ii) کمیشن کے ممبران صوبائی ھائی کورٹس کے جج ہوں، جنہوں نے پی سی او کے تحت حلف نہ لیا ہو، یا ھائی کورٹ کا سینئر جج مقرر کیا جائے جس نے ممبر کے طور پر حلف نہ لیا ہو۔

(iii) وائس چیئرمین آف پاکستان اور وائس چیئرمین آف پروویشنل بار ایسوسیئیشن آف ھائی کورٹس کراچی، لاہور، پشاور اور کوئیٹہ کے صدر بھی اپنے صوبوں میں ججز کی تقرری میں شامل ہوں۔

(iv) قانون وانصاف کا وفاقی وزیر

(v) اٹارنی جنرل آف پاکستان

(اے-i) کمیشن ہر آسامی کے لیئے تین ناموں کا پینل وزیراعظم کو پیش کرے گی جو کہ ان میں سے ایک نام منتخب کر کے جوائنٹ کمیٹی کو پیش کرے گا جن کی نامینیشن شفاف طریقے سے کی جائے گی۔

(اے-ii) جوائنٹ پارلیامنٹری کمیٹی کے ۵۰ فیصد ممبر حکموتی بینچز اور بقیہ ۵۰ فیصد حزب مخالف پارٹیز جن کی پارلیامنٹ میں زیادہ اکثریت ہو ان کو پارلیامانی لیڈر منتخب کرے گا۔

(بی) کوئی بھی جج کسی بھی صوبائی آئینی آرڈر یا کسی متنازعہ طریقے سے یا کسی ایسی زباں میں حلف نہیں اٹھائے گا جو کہ سمجھ میں نہ آسکے لیکن وہ اپنے عہدے کا حلف ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق لیں گے۔

(سی) انتظامی سسٹم، اداروں کی خراب چال چلن کو روکیگا اور اخلاقی اقدار کو رائج کرے گا، اور کمیشن ایسے ججز کو برطرف کرے گا جس پر کسی فرد کی طرف داری کے الزامات عائد ہوں گے۔

(ڈی) تمام اسپیشل کورٹس، انسداد دہشگردی کی عدالتیں اور احتسابی عدالتوں کو ختم کر کے ان کے تمام کیسز عام عدالتوں میں چلائے جائیں گے۔ مزید ایسے ہی رولز اور پروسیجر سیٹ کیئے جائیں گے۔

www.bhutto.org

مختلف ججز کے لیئے فیصلوں کا اختیار چیف جسٹس کو ہو گا۔ مختلف بینچز کے ججز کی تبدیلی چیف جسٹس اور دو سینئر موسٹ ججز کریں گے۔

۴۔ وفاقی آئینی عدالت، آئینی معاملات کو نپٹائے گی، وفاقی یونٹس کے نمائندوں کو ان میں ایک جیسی حیثیت ہو گی۔ ایسے فرد یا ممبرس ججز منتخب ہوں گے جن کو ۶ سال کا آئینی تجربہ ہو گا۔ سپریم اور ھائی کورٹس مسلسل سول اور کرمنل کیسز کی شنوائیاں کریں گی۔ ججز کی مقرری ایسے ہی طریقے سے ہو گی جیسا کہ اعلیٰ عدالتی ججز کی ہوتی ہے۔

۵۔ آئین میں شامل جاری شریک لسٹوں کو ختم کر کے، نئے مالیاتی ایوارڈ کا اعلان کیا جائے۔

۶۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں میں عورتوں کیلئے مخصوص سیٹوں، ہر ایک پارٹی کے عام الیکشن میں حاصل کردہ ووٹوں کی شرح کی بنیاد پر دی جائیں گی۔

۷۔ پاکستان میں سینیٹ کی حیثیت کو مضبوط اور بہتر بنانے کیلئے سینیٹ میں اقلیتوں کو نمائندگی دی جائے گی۔

۸۔ فاٹا کے علائقوں کو مقامی افراد کے مشوروں سے صوبہ سرحد میں شامل کیا جائے گا۔

۹۔ شمالی علاقوں کو مزید معیاری بناتے ہوئے ترقی دی جائے گی اور شمالی علائقوں کی لیجسلیٹو کاؤنسل کو مزید اختیارات دیئے جائیں گے وہاں کے لوگوں کو انصاف اور بنیادی انسانی حقوق دیئے جائیں گے۔

۱۰۔ بلدیاتی انتخابات پارٹی بنیادوں پر صوبائی الیکشن کمیشن کے زیر نگرانی کروائے جائیں گے۔ بلدیاتی اداروں کو آئینی تحفظ دیتے ہوئے ان کو بااختیار بنایا جائے گا اور اسمبلیوں کے ساتھ ساتھ ان کو عوام کے سامنے اور روزمرہ قانونی عدالتوں کے ماتحت جوابدہ بنایا جائے گا۔

ضابطہء اخلاق

۱۱۔ قومی سلامتی کاؤنسل کو رد کیا جائے گا، وفائی کابینا کا میٹی کی صدارت وزیراعظم کرے گا اور ان کو

www.bhutto.org

مستقل سیکریٹریٹ دی جائے گی۔ وزیراعظم وفاقی سلامتی کا مشیر مقرر کر سکے گا جو کہ وزیراعظم کیلئے حساس رپورٹس پر کام کرے گا۔ اعلیٰ سلامتی کاؤنسل جو کہ دو دھائیاں پہلے بنائی گئی تھی اس پر نظرِ ثانی کی جائے گی۔

۱۲۔ تیسری مرتبہ وزیراعظم بننے کے خلاف بنائے گئے قانون کو ختم کیا جائے گا۔

۱۳۔(ای) حقیقتوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے والی کمیشن (ٹی اینڈ آر سی) قائم کر کے پر تشدد واقعات، سزاؤں، ریاستی پیراؤں، مرضی کی قانون سازی، سیاسی ذمہ واریوں کی حد بندی پر نظر ثانی کرے گی۔ کمیشن ۱۹۹۶ء سے سول حکومتوں کی برطرفی اور فوجی مداخلت کی جانچ پڑتال کرے گی اور ان کے اسباب پر رپورٹ کرے گی۔

(ب) کمیشن کارگل جیسے واقعات کی روشنی میں سفارشات مرتب کرنے اور ذمیداریوں کا تعین کرنے اور جانچ پڑتال کرنے کے ساتھ اسباب بھی معلوم کرے گی۔

(ج) کمیشن نیب کی ذمہ واری اور احتسابی اداروں کے ساتھ ساتھ آفیس پر گرفت حاصل کرتے ہوئے، چیزوں کے غلط استعمال کو روکے گی اور نیب ادارے کے قیام سے قانون کے بگاڑ اور غلط استعمال سے ہونے والی انسانی حقوق کی پامالی کی جانچ پڑتال بھی کرے گی۔

(س) نیب کے سیاسی استعمال کو ختم کر کے ایک آزاد ذمہ دار کمیشن قائم کیا جائے گا، جس کے چیئرمین کو وزیراعظم حزب مخالف کے لیڈر کے صلاح مشوروں سے نامزد کرے گا۔ جس کو متحد پارلیامانی کامیٹی منظور کرے گی جس میں ۵۰ فیصد حکومتی نمائندوں اور ۵۰ فیصد حزب مخالف میں سے ہوں گے۔ اس کے لئے ایسا ہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جیسا کہ اعلیٰ عدالتی جج کی تقرری کیلئے کیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں عوامی رائے کو شامل کیا جائے گا۔ نامزد کردہ کامیٹی سیاسی غیر جانبداری، عدالتی اثاثوں / سرشتوں کے اعلیٰ اقدار معلوم کرے گی اور اپنے فیصلوں میں جو رائے پیش کرے گی وہ صیغہء راز میں رکھے جائیں گے۔

۱۴۔ پریس و الیکٹرانک میڈیا آزاد ہوں گے، انفارمیشن میں مداخلت کے لئے بنائے جانے والے قانون کو پارلیامانی بحث مباحثے اور عوامی رائے کے ذریعے سے بنایا جائے گا۔

۱۵۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں میں چیئرمین آف پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو حزب مخالف کے لیڈر اپنی اپنی اسمبلیوں کیلئے بھرتی کریں گے۔

۱۶۔ موثر ایٹمی کمانڈ اور کنٹرول سسٹم، ڈفینس کیبنٹ کمیٹی کے ماتحت کام کرے گا کہ کسی بھی امکانی گڑبڑ یا لیکیج کو روکا جاسکے۔

۱۷۔ ھندستان اور افغانستان کے ساتھ بڑے تکراری مسائل پر بنا کسی فرق و تعصب کے پرامن تعلقات قائم کئے جائیں گے۔

۱۸۔ تنازعہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق اور وہاں کے عوام کی رائے کے مطابق حل ہونا چاہیے۔

۱۹۔ عام آدمی کی مدد کیلئے گورننگ کو موثر بنانے کیلئے سماجی سروسز جیسا کہ، تعلیم، صحت، جاب جنریشن، قیمتوں کے اضافے، غیر قانونی فضول خرچیوں کو روکنے اور سول و ملٹری اسٹیبلشمنٹ میں ملین روپیوں کے خرچوں میں کمی لائی جائے گی۔

۲۰۔ زندگی کے ہر شعبے میں عورتوں اور مینارٹیز کو ایک جیسے مواقع فراہم کریں گے۔

۲۱۔ ہم منتخب حکومت کے مینڈٹ اور حزب مخالف کے کردار کو اہمیت دیں گے اور ایک دوسرے کو غیر آئینی طور پر نہیں ہٹائیں گے۔

۲۲۔ ہم فوج کی مدد سے کوئی بھی گورنمنٹ نہیں لائیں گے۔

۲۳۔ کرپشن اور ھارس ٹریڈنگ کی روک تھام کیلئے اوپن بیلٹ استعمال ہوگا پولنگ کے دوران اگر کوئی بھی پارٹی رولز کی خلاف ورزی کرے گا تو اس کو پارلیامانی لیڈرڈس کوالیفاء کرے گا۔

۲۴۔ تمام فوجی و عدالتی افسران، عام آدمی کی معلومات کیلئے پارلیامنٹرین کی طرز پر اپنے سالانہ اثاثے

و گوشوارے ظاہر کریں گے۔

۲۵۔ نیشنل ڈیموکریسی کمیشن کو ملک میں جمہوری کلچر کے فروغ کیلئے عمل میں لایا جائے گا۔ جو کہ سیاسی پارٹیز کے بہتری کیلئے شفاف طریقے سے کام کرے گی۔

۲۶۔ دہشگردی وبنیاد پرستی، فوجی ڈکٹیٹر شپ کے دوران جمہوریت کی مخالفت کی بناء پر وجود میں آئی ہیں جس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔

سی - آزاد و شفاف انتخابات

۲۷۔ الیکشن کمیشن کو آزاد خود مختار اور خود کار ہونا چاہیئے، وزیر اعظم کو حزب مخالف کے رہنما کی رضامندی سے الیکشن کمشنر کے عھدے کیلئے تین لوگوں کے نام پیش کرنے ہوں گے۔ الیکشن کمیشن کے میمبران وجوائنٹ پارلیامانی کمیٹی کے سیکریٹری اپنے اختیارات کو اس طریقے سے استعمال کرے گا جیساکہ اعلیٰ عدالتی ججز کی تقرری کیلئے کیا جاتا ہے، جس میں شفاف طریقے سے عوامی رائے بھی شامل ہوگی۔ کوئی بھی مخالفت نہ ہونے کی بناپر وزیر اعظم حزب مخالف کی رضامندی سے ان کی تقرری کیلئے ایک علحدہ لسٹ بھیجے گا اور تقرری کی سفارش کرے گا۔ صوبائی الیکشن کمشنر کی تقرری بھی ایسے ہی طریقے سے کی جائے گی۔

۲۸۔ تمام سیاسی اسیروں کو رھا کرتے ہوئے غیر مشروط طور پر ان کو سیاسی وابستگیوں کو بحال کیا جائے گا۔ تمام سیاسی پارٹیز شخصیات کیلئے الیکشن اوپن ہوگی۔ گریجویشن والی شرط کے سبب کرپشن و جعلی ڈگریاں پیش کی جاتی ہیں لہٰذا اس شرط کو ختم کیا جائے گا۔

۲۹۔ عام انتخابات کے تین ماہ بعد بلدیاتی انتخابات کرائے جائیں گے۔

۳۰۔ متعلقہ الیکشن اتھارٹی بلدیاتی انتخابات کیلئے پہلے سے منتخب نمائندوں کو سسپنڈ کرتے ہوئے نیوٹرل ایڈمنسٹریٹر مقرر کرے گا اور عام انتخابات ہونے تک نگران حکومت قائم کی جائے گی۔

۳۱۔ نگران حکومت نیوٹرل ہو، جو کہ آزاد، منصفانہ اور شفاف انتخابات کرائے، اور نگران حکومت

میں موجود لوگوں کے قریبی عزیز و اقارب الیکشن میں حصہ لینے کے اہل نہیں ہوں گے۔

ڈی - سول و فوجی تعلقات

۳۲۔ آئی ایس آئی، ایم آئی اور دیگر سیکورٹی ایجنسیز پی ایم سیکریٹریٹ، منسٹری آف ڈیفنس اور کیبنٹ ڈویژن کے ماتحت احتساب کے لائق ہوں گے۔ ان کی بجیٹ ڈی ڈی سی کی منظوری سے ان کی متعلقہ منسٹری منظور کرے گی۔ تمام ترخفیہ ایجنسیز کی سیاسی مداخلت کو روکا جائے گا۔ ملک کے دفاع و سلامتی کیلئے تمام ایجنسیز اور آرمڈ فورسز کے پھیلاؤ کو روکنے کیلئے ایک کامیٹی بنائی جائے گی۔ متعلقہ ایجنسیز میں تمام سینیئر پوسٹز متعلقہ منسٹری اور گورنمنٹ کی منظوری سے بھری جائیں گی۔

۳۳۔ تمام فوجی اخراجات کا آئین کے مطابق دوبارہ جائزہ لیا جائے گا۔ دفاعی بجیٹ، بحث و منظوری کیلئے پارلیامنٹ کے سامنے پیش کی جائے گی۔

۳۰۔ فوجی زمینوں کی الاٹمینٹ اور چھاونیوں کی حدبندی دفاعی وزارت خود کرے گی۔ جس کے دوبارہ جائزے کیلئے ایک کمیشن قائم کیا جائے گا جو کہ زمینوں کی الاٹمنٹ اور ان کی غیر قانونی حیثیت کیلئے جانچ پڑتال کرے گا۔ تمام اسٹیٹ لینڈ میں شہری اور زرعی الاٹمینٹ جو کہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کے بعد کی گئی ہیں جو کہ ذاتی پسند، قبضوں یا منافے کیلئے کی گئی ہوں سب کی سب لائق احتساب ہوں گی۔

۳۶۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی رولس آف بزنس کا جائزہ لیتے ہوئے اس کو گورنمنٹ کا پارلیامانی فورم بنایا جائے گا۔

(محترمہ بینظیر بھٹو) (جناب نواز شریف)

چیئرپرسن قائد

پاکستان پیپلز پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ن)

تاریخ: ۱۴ مئی ۲۰۰۶

لنڈن یوکے

ميثاق جمهوريت

14 مئي 2006

لندن، يوڪي

www.bhutto.org

ميثاق جمهوريت

اسان پاڪستان جا منتخب اڳواڻ جن کي هٽراڏو سياسي بحران پيدا ڪري پنهنجي پياري وطن کان پري ڪيو ويو آهي. اسان کي ان جي سلامتيءَ جو الڪو آهي، ان لاءِ ته اهڙو عمل فيڊريشن جي ايڪي لاءِ هاڃيڪار ثابت ٿيندو، جڏهن ته ملڪ جا سمورا ادارا مليٽري جي ماتحت ڪم ڪري رهيا آهن. جيڪو سول سوسائٽيءَ لاءِ نقصانڪار آهي. آئين سان کيل مذاق جي ڪري معاشري ۾ غربت ۾ واڌ. بيروزگاري ۽ معاشرتي اڻ برابري جي ڪري معاشري جي پيچ ڏاهه ٿي رهي آهي، جنهن ڪري انصاف ۽ قانون جي توهين پئي ٿئي. ان ڪري اسان جو ملڪي عوام پريشان ۽ مليٽري ڊڪٽيٽر شپ جي ڪري اسان جو پيارو وطن بربادي جي ڪناري تي پهچي ويو آهي.

اسان جي قوم کي فوجي ڊڪٽيٽر شپ ۾ اهو تجربو ٿيو آهي ته هاڻي ملڪ جي وڌيڪ ڦرلٽ نه ٿيڻ گهرجي جنهن جي ڪري قومي بڌي ۽ عوامي مفادن جي تباهي آئي آهي. ان دور ۾ ايتري تائين ٿيو آهي جو ماڻهن جي مينڊيٽ کي به لتاڙيو ويو آهي.

اهو تاريخي تجربو آهي ته مليٽري ڊڪٽيٽر شپ ۾ فوج ۽ عام ماڻهو گڏجي هلي نٿا سگهن ڇو ته فوجي مداخلت جي ڪري ملڪي معيشت، دفاعي ضرورتن ۽ جمهوريت سميت ملڪ جي ايڪتا کي وڏو ڌڪ رسيو آهي. قوم کي هاڻي مليٽري رجمينٽ کان هٽي ڪري نون رخن ۽ لاڙن تي سوچڻ جي ضرورت آهي.

احتساب جي نالي تي ملڪ جي منتخب نمائندن خلاف خاص طور تي عوامي ليڊرن کي بدنام ڪندي سندن ميڊيا ٽرائل ڪيو ويو ۽ پنهنجي اقتدار کي ڊگهو ڪرڻ لاءِ انهن ڪنگز پارٽي ناهي ورتي. قائداعظم محمد علي جناح فرمايو، اها اسان جي ذميواري آهي ته اسان ملڪ لاءِ هڪ کان وڌيڪ ڊائريڪشن رکون. ان کي موجوده حالتن کان بچائيندي معاشي طرح

سان مستحڪم ڪريون. معاشرتي معيار وڏايون سياسي طرح جمهوري، وفاقي طور ڪوآپريٽو ۽ عالمي طور عزت وارو. عوام جي وڏي مفاد کي سامهون رکندي خطي کي پرامن بڻايون ۽ ڪنهن کي به ملڪي چونڊيل نمائندن جا استحقاق مجروح ڪرڻ جي اجازت نه هوندي.

مخالف ڌر جا حق غضب ڪرڻ، پارٽين جا اندروني معاملا، پارليامينٽ جو ڪم پاور فل ڪميٽي سسٽم، ڊي سينٽر لائيزيشن ۽ اختيارن جي هيٺين سطح تي منتقلي وڌ ۾ وڌ صوبائي خود مختياري، هيٺين سطح تي ماڻهن کي بي اختيار ڪرڻ ماڻهن کي غربت مان ڪڍڻ، عورتن ۽ اقليتن جي حقن جي حفاظت. ملڪ ۾ ڪلاشنڪوف ڪلچر جي نيڪالي، خودمختيار عدليه. نيوٽرل سول سروسز، ميرٽ ۽ قانون جي پاسداري، پاڙيسري ملڪن سان تنازعن جو پرامن حل، بين الاقوامي معاهدن کي اهميت ڏيڻ ملڪي پرڏيهي پاليسيءَ کي اهڙي ريت ناهڻ جيڪا اسان جي قومي وقار مطابق هجي، اهڙن طريقن تي عمل ڪندي ئي اسان دنيا جي قومن ۾ پنهنجو مقام پيدا ڪري سگهون ٿا.

ان لاءِ اسان پنهنجي عوام کي اپيل ٿا ڪريون ته اهي اڳتي اچي پنهنجي پياري ملڪ کي فوجي ڊڪٽيٽرشپ خلاف، سماجي، سياسي، معاشي حقن ۽ جمهوريت، وفاق جديد پاڪستان لاءِ جنهن جو باباءِ قوم تصور ڪيو هو جي بقاءَ لاءِ هٿ هٿ ۾ ڏئي تحفظ ڪريون. اها ئي ميثاق جمهوريت آهي.

اي- آئيني ترميمون:

1- 12 آڪٽوبر 1999ع کان اڳ واري 1973ع جي آئين جي اصل شڪل بحال ڪئي وڃي. جنهن ۾ عورتن ۽ مينارٽي جي مخصوص سيٽن، ووٽرز جي گهٽ عمر ۽ اسيمبليءَ ۾ سيٽن جو واڌارو، ليگل فريم ورڪ آرڊر، 2000 ۽ آئين ۾ ڪيل 17هين ترميم واپس ورتي وڃي.

2- گورنرن جي مقرري، ٽنهي فوجي سروسز ۽ سي جي سي ايس سي جيڪا چيف ايگزيڪيوٽو پاران ناهيل آهي ۽ وزيراعظم جو عهدو 1973ع جي آئين مطابق هٿڻ گهرجي.

3- (الف) اعليٰ عدالتي سرشتي لاءِ ججن جي پرتي ۾ مشورن بجاءِ سنڌن پوسٽون ڪميشن تحت پرڻ کپن جيڪي هيٺين ريت هٽڻ گهرجي.

(i) چيف جسٽس چيئرمين هجي پر اهڙو جنهن اڳ ۾ پي سي او تحت قسم نه کنيو هجي.

(ii) ڪميشن جا ميمبر صوبائي هاءِ ڪورٽس جا ججز هجن جن پي سي او تحت قسم نه کنيو هجي. اهڙو سينيئر هاءِ ڪورٽ جو جج مقرر ڪيو وڃي. جنهن ميمبر طور قسم نه کنيو هجي.

(iii) پاڪستان جو وائيس چيئرمين ۽ وائيس چيئرمين آف پرووينشل بار ايسوسيئيشن پڻ پنهنجي صوبن جي ججز جي اپائنٽمينٽ ۾ شامل هوندا.

(iv) سپريم ڪورٽ بار ايسوسيئيشن جو صدر.

(v) هاءِ ڪورٽس آف بار ايسوسيئيشن ڪراچي، لاهور، پشاور ۽ ڪوئيٽا جا صدر پڻ پنهنجن صوبن ۾ ججز جي پرتي ۾ شامل هوندا.

(vi) انصاف ۽ قانون جو وفاقي وزير.

(vii) اٽارني جنرل آف پاڪستان.

(اي-i) ڪميشن ٽن نالن جي پينل ڪي هر آساميءَ لاءِ وزيراعظم وٽ پيش ڪندي جيڪو هڪ نالي کي منتخب ڪري جوائنٽ ڪميٽي کي پيش ڪندو جن جي نامينيشن شفاف طريقي سان ٿيندي.

(اي-ii) جوائنٽ پارليامينٽري ڪميٽي جا 50 سيڪڙو ميمبر حڪومتي بينچز ۽ باقي 50 سيڪڙو مخالف پارٽيز مان جن جي پارليامينٽ ۾ وڏيڪ اڪثريت هجي تن کي پارلياماني ليڊر منتخب ڪندو.

(بي) ڪوبه جج ڪنهن به صوبائي آئين آرڊر يا ڪنهن متنازع طريقي سان يا ڪنهن اهڙي ٻوليءَ ۾ جيڪا سمجهه ۾ نه اچي ان ۾ قسم نه کڻندو پر اهي پنهنجي عهدي جو قسم 1973ع جي آئين مطابق کڻندا.

(سي) انتظامي ڍانچو ادارن جي خراب چلت کي روڪيندو ۽ اخلاقي قدرن کي رائج ڪندو، ۽ ڪميشن اهڙن ججن کي برطرف ڪندي جنهن جي مٿان ڪنهن فرد پاران الزام عائد ٿيل هوندا.

(ڊي) سمورين اسپيشل ڪورٽس دهشتگردي ٽوڙ عدالتن ۽ احتسابي عدالتون ختم ڪري اهي ڪيس عام عدالتن ۾ هلڻ گهرجن. ٻيا اهڙا ٿي رولز ۽ پروسيجر پڻ سيٽ ڪيا ويندا. مختلف ججز بابت ڪيل فيصلن جو اختيار چيف جسٽس کي هوندو. مختلف بينچز جي ججز جي تبديلي چيف جسٽس ۽ ٻه سينيئر موسٽ ججز ڪندا.

4- وفاقي آئيني عدالت، آئيني معاملا نبيريندي، وفاقي يونٽس جي نمائندن جي ان ۾ هڪ جيتري حيثيت هوندي، اهڙا ميمبر يا فرد ججز ٿيندا جن کي 6 سالن جو آئيني تجربو هوندو. سپريم ڪورٽ ۽ هاءِ ڪورٽون مان لاڳيتو سول ۽ ڪرمنل ڪيسن جون ٻڌيون ڪنديون ججن جي مقرري اهڙي ئي طريقي سان ٿيندي جيئن اعليٰ عدالتن جي ججز جي ٿيندي آهي.

5- آئين ۾ هلندڙ شريڪ لسٽون ختم ڪيون وڃن ۽ نئين مالياتي ايوارڊ جو اعلان ڪيو وڃي.

6- قومي اسيمبلي ۽ صوبائي اسيمبلين ۾ عورتن لاءِ مخصوص ڪيل سيٽون، هر هڪ پارٽي کي عام اليڪشن ۾ پيل ووٽن جي بنياد تي ڏنيون وڃن.

7- ملڪي سينيٽ جي مضبوطي ۽ ان کي بهتر ڪرڻ لاءِ سينيٽ ۾ اقليتن کي نمائندگي ڏني وڃي.

8- فاٽا وارن علائقن کي اتان جي ماڻهن جي صلاح مشوري سان سرحد صوبي ۾ شامل ڪيو وڃي.

9- اترئين علائقن کي وڌيڪ معيار ڏيندي ترقي ونرائي وڃي ۽ اترئين علائقن جي ليجسليٽو ڪائونسل کي وڌيڪ اختيار ڏيندي انهن علائقن جي ماڻهن کي انصاف ۽ انساني بنيادي حق ڏنا وڃن.

10- مڪاني چوندون پارٽي بنيادن تي صوبائي اليڪشن ڪميشن جي نگراني ۾ ڪرايون وڃن ۽ مڪاني ادارن کي آئيني تحفظ ڏيندي انهن کي بااختيار بڻايو وڃي ۽ اسيمبلين سان گڏوگڏ عوام آڏو ڪين روز مره قانوني وهنوار هلائيندڙ عدالتن ذريعي جوابده بڻايو وڃي.

ضابطہ اخلاق:

11- قومي سلامتي ڪائونسل کي رد ڪيو وڃي، دفاعي ڪابينا ڪاميٽي وزيراعظم جي صدارت هيٺ ڪم ڪندي ۽ ان کي مستقل سيڪريٽريٽ ڏني ويندي. وزيراعظم وفاقي سلامتي صلاحڪار مقرر ڪري سگهندو جيڪو وزيراعظم لاءِ حساس رپورٽن تي ڪم ڪندو. اعليٰ دفاعي قوت ۽ سلامتي جوڙجڪ جيڪا ٻه ڍاڪا اڳ ناهي وئي هئي. ان تي نظرثاني ڪئي وڃي.

12- ٽيون دفعو وزيراعظم ٿيڻ خلاف نهيل قانون کي ختم ڪيو وڃي.

13- (اي) حقيقتن ۾ هم آهنگي پيدا ڪرڻ واري ڪميشن (ٽي اينڊ آر سي) قائم ڪري پرتشدد واقعن، سزائن رياستي پيڙائن، مرضي واري قانون سازي، سياسي ذميواري جي حد بندي تي نظرثاني ڪري سگهبي. ڪميشن 1996ع کان سول حڪومتن جي برطرفي ۽ فوجي چڙهائين جي پڙ جاچ ڪندي ۽ انهن جي سببن بابت رپورٽ ڏيندي.

(ب) ڪميشن ڪارگل جهڙن واقعن جي روشني ۾ سفارشون ناهڻ ۽ ذميواري مقرر ڪرڻ ۽ جاچ ڪرڻ سان گڏ سبب به معلوم ڪندي.

(س) ڪميشن نيب جي ذميواري ۽ بين احتساب ڪندڙ ادارن سان گڏوگڏ آفيس تي گرفت حاصل ڪري غلط استعمال ڪرڻ ۽ نيب اداري جي قائم ٿيڻ سان قانون جي بگاڙ ۽ غلط استعمال سان انساني حقن جي پائمالي جي جاچ پڙ ڪندي.

(ڊي) نيب جي سياسي استعمال کي ختم ڪري هڪ آزاد ذميوار ڪميشن قائم ڪئي ويندي. جنهن جو چيئرمين وزيراعظم هوندو جيڪو مخالف ڌر اڳواڻ جي صلاح مشوري سان نامزدگي ڪندو ۽ گڏيل پارلياماني ڪاميٽي ان کي رائج ڪندي جنهن ۾ 50 سيڪڙو حڪومتي ڌر مان ۽ 50 سيڪڙو گڏيل مخالف ڌر مان هوندا ۽ ان طريقي سان جيئن اعليٰ عدالتن جي ججن جي مقرر ڪئي ويندي آهي پر ان ۾ عوامي راءِ شامل هوندي. نامزد ٿيل ڪاميٽي سياسي غير جانبداري، عدالتي اثاثن، سرشتي جي اعليٰ قدر جاچيندي ۽ فيصلن ۾ جيڪي رايا پيش ڪندي اهي ڪنهن کي به نه ٻڌايا ويندا.

14- پريس ۽ اليڪٽرانڪ ميڊيا کي آزادي هوندي. انفارميشن ۾ دخل بابت قانون پارلياماني بحث ۽ عوامي راءِ ذريعي ٺاهيو ويندو.

15- قومي ۽ صوبائي اسيمبلين ۾ چيئرمين آف پبلڪ اڪائونٽس ڪميٽي کي مخالف ڌر اڳواڻ پنهنجي لاڳاپيل اسيمبلين لاءِ پرتي ڪندا.

16- اٿرائيٽو اينٽمي ڪمانڊ ۽ ڪنٽرول سسٽم، ڊفينس ڪيبنٽ ڪميٽي جي ماتحت ڪم ڪندو ته جيئن ڪنهن به امڪاني گڙٻڙ يا ليڪيج کي روڪي سگهجي.

17- هندستان ۽ افغانستان سان وڏن تڪراري مسئلن تي بنا ڪنهن فرق ۽ تعصب جي پرامن تعلقات قائم ڪيا ويندا.

18- ڪشميري تڪرار گڏيل قومن جي اداري جي فيصلن ۽ اتان جي عوام جي راءِ مطابق حل ٿيڻ گهرجي.

19- عام ماڻهو جي مدد لاءِ گورننگ کي اٿرائيٽو بڻائڻ لاءِ سماجي سروسز جهڙوڪ: تعليم، صحت، جاب جنريشن، قيمتن جي واڌ، غير قانوني فضول خرچين کي روڪڻ ۽ سول مليٽري اسٽيبلشمينٽ ۾ ملين روپين جي خرچن ۾ ڪمي آندي ويندي.

20- زندگيءَ جي هر شعبي ۾ عورتن، مينارٽيز کي هڪ جهڙا موقعا فراهم ڪرڻ.

21- اسان منتخب حڪومت کي مينڊيٽ ۽ مخالف ڌر جي ڪردار کي اهميت ڏينداسين ۽ هڪ ٻئي کي غير آئيني طور نه هٽائينداسين.

22- اسان ملٽري جي سهڪار سان ڪابه گورنمينٽ نه آڻينداسين.

23- ڪرپشن ۽ هارس ٽريڊنگ جي روڪٿام لاءِ اوپن بيلٽ استعمال ڪبو، پولنگ دوران جيڪڏهن ڪوبه پارٽي رولز جي خلاف ورزي ڪندو ته ان کي پارلياماني پارٽي ليڊر ڊس ڪواليفاءِ ڪندو.

24- عام ماڻهوءَ جي معلومات لاءِ سمورا فوجي ۽ عدالتي آفيسر، پارليامنيٽرين وانگر پنهنجا ساليانه اثاثا ۽ گوشوارا ظاهر ڪندا.

25- نيشنل ڊيموڪريسي ڪميشن کي ملڪ ۾ جمهوري ڪلچر جي واڌاري لاءِ عمل ۾ آندو ويندو. جيڪا سياسي پارٽين جي سڌاري ۽ واڌاري لاءِ

شفاف طريقي سان ڪم ڪندي.

26- دهشتگردي ۽ بنياد پرستي فوجي ڊڪٽيٽرشپ دوران ۽ جمهوريت جي مخالفت ڪري وجود ۾ آيون جن جي مذمت ٿي ڪجي.

سي- آزاد ۽ شفاف چونڊون:

27- اليڪشن ڪميشن کي آزاد خودمختيار ۽ خودڪار هئڻ کپي. وزيراعظم کي مخالف ڌر اڳواڻ جي رضامنديءَ سان اليڪشن ڪمشنر جي عهدي لاءِ ٽن ماڻهن جي نالن جي لسٽ پيش ڪندو. اليڪشن ڪميشن جا ميمبر ۽ جوائنٽ پارلياماني ڪميٽي جو سيڪريٽري اهڙي طريقي سان اختيار استعمال ڪندو جيئن اعليٰ عدالتي ججن جي ڀرتي لاءِ ڪيو ويندو جنهن ۾ شفاف طريقي سان عوامي راءِ پڻ شامل هوندي. ڪنهن به مخالفت نه هجڻ تي وزيراعظم مخالف ڌر جي رضامنديءَ سان ڏار لسٽ جوائنٽ پارليامينٽري ڪميٽيءَ کي ان جي مقرريءَ لاءِ پيش ڪندي سفارش ڪندو.

صوبائي اليڪشن ڪمشنر جي مقرري پڻ ساڳي ئي طريقي سان ڪئي ويندي.

28- سموريون سياسي قيدين کي رها ڪندي غير مشروط طور سندن سياسي وابستگين کي بحال ڪيو ويندو. اليڪشن سيني سياسي پارٽين ۽ شخصيتن لاءِ اوپن هوندي. گريجوئيشن واري شرط سبب ڪرپشن ۾ واڌارو ۽ جعلي ڊگريون پيش ڪرڻ پڻ شامل آهن تنهن ڪري ان شرط کي ختم ڪيو ويندو.

29- عام چونڊن جي 3 مهينن کان پوءِ مڪاني چونڊون ڪرايون وينديون.

30- لاڳاپيل اليڪشن اٿارٽي مڪاني چونڊن لاءِ ٻهريان کان چونڊيل نمائندن کي سسپينڊ ڪندي نيوٽرل ايڊمنسٽريٽر مقرر ڪندي ۽ عام چونڊون ٿيڻ تائين نگران حڪومت قائم ڪئي ويندي.

31- نگران حڪومت نيوٽرل هجي جيڪا آزاد، منصفاڻيون ۽ شفاف چونڊون ڪرائي، اهڙي نگران حڪومت ۾ رهندڙ ماڻهن جا ويجها عزيز قريب اليڪشن ۾ حصو وٺڻ جا اهل نه هوندا.

ڊي- سول ۽ فوجي تعلقات:

32- آءِ ايس آءِ، ايم آءِ ۽ ٻيون سيڪيورٽي ايجنسيون پي ايم سيڪريٽريٽ،

منسٽري آف ڊفينس ۽ ڪيبنيٽ ڊويزن جي ماتحت پڻ احتساب لائق هونديون. سندن بجيٽ ڊي ڊي سي جي منظوريءَ سان سندن لاڳاپيل منسٽري منظور ڪندي سمورين خفيه ايجنسيز جي سياسي مداخلت کي روڪيو ويندو. ملڪ جي بچاءَ ۽ سلامتيءَ لاءِ سمورين ايجنسيز ۽ آرمڊ فورسز جي ڦهلاءَ کي روڪڻ لاءِ هڪ ڪاميٽي جوڙي ويندي. انهن ايجنسيز ۾ سمورين سينيئر پوسٽون لاڳاپيل منسٽري ۽ گورنمينٽ جي منظوريءَ سان پريون وينديون.

33- سمورين فوجي خرچن جو آئين مطابق ڀيھر جائزو ورتو ويندو.

34- بچاءَ واري بجيٽ کي بحث ۽ منظوريءَ لاءِ پارليامينٽ آڏو آندو ويندو.

35- فوجي زمين جي الاٽمينٽ ۽ چانوٽين جون حد بنديون بچاءَ واري وزارت ڪندي، انهن جي ڀيھر جائزي لاءِ هڪ ڪميشن جوڙي ويندي جيڪا انهن زمينن جي الاٽمينٽ ۽ قانوني حيثيت لاءِ جاچ پڙتال ڪندي. سمورين اسٽيٽ لينڊ جي شهري ۽ زرعي الاٽمينٽ جيڪي 12 آڪٽوبر 1999ع کان پوءِ ڪيون ويون، جيڪي ذاتي پسند، قبضي يا منافعي لاءِ ڏنيون ويون سڀ احتساب لائق هونديون.

36- وفاقي ۽ صوبائي حڪومتن جي رولس آف بزنس جو جائزو وٺندي اُن کي گورنمينٽ جو پارليامينٽري فورم بنايو ويندو.

(محترمہ بينظير ڀٽو)	(جناب نواز شريف)
چيئرپرسن	قائد
پاڪستان پيپلز پارٽي	پاڪستان مسلم ليگ (ن)

تاريخ: 14 مئي 2006

لنڊن، يو- ڪي

CHARTER
OF
DEMOCRACY

Dated: 14th May, 2006
London, UK

www.bhutto.org

Charter of Democracy

We the elected leaders of Pakistan have deliberated on the political crisis in our beloved homeland, the threats to its survival, the erosion of the federation's unity, the military's subordination of all state institutions, the marginalization of civil society, the mockery of the Constitution and representative institutions, growing poverty, unemployment and inequality, brutalization of society, breakdown of rule of law and, the unprecedented hardships facing our people under a military dictatorship, which has pushed our beloved country to the brink of a total disaster;

Noting the most devastating and traumatic experiences that our nation experienced under military dictatorships that played havoc with the nation's destiny and created conditions disallowing the progress of our people and the flowering of democracy. Even after removal from office they undermined the people's mandate and the sovereign will of the people;

Drawing history's lesson that the military dictatorship and the nation cannot co-exist as military involvement adversely affect the economy and the democratic institutions as well as the defence capabilities, and the integrity of the country - the nation needs a new direction different from a militaristic and regimental approach of the Bonapartist regimes, as the current one;

Taking serious exception to the vilification campaign against the representatives of the people, in particular, and the civilians, in general, the victimization of political leaders/workers and their media trials under a Draconian law in the name of accountability, in order to divide and eliminate the representative political parties, to Gerrymander a king's party and concoct legitimacy to prolong the military rule;

Noting our responsibility to our people to set an alternative direction for the country saving it from its present predicaments on an economically sustainable, socially progressive, politically democratic and pluralist, federally cooperative, ideologically tolerant, internationally respectable and regionally peaceful basis in the larger interests of the peoples of Pakistan to decide once for all that only the people and no one else has the sovereign right to govern through their elected representatives, as conceived by the democrat par excellence, Father of the Nation Quaid-i-Azam Mohammed Ali Jinnah;

Reaffirming our commitment to undiluted democracy and universally recognized fundamental rights, the rights of a vibrant opposition, internal party democracy, ideological/political tolerance, bipartisan working of the parliament through powerful committee system, a cooperative federation with no discrimination against federating units, the decentralization and devolution of power, maximum provincial autonomy, the empowerment of the people at the grassroots level, the emancipation of our people from poverty, ignorance, want and disease, the uplift of women and minorities, the elimination of Kalashnikov culture, a free and independent media, an independent judiciary, a neutral civil service, rule of law and merit, the settlement of disputes with the neighbors through peaceful means, honoring international contracts, laws/covenants and sovereign guarantees, so as to achieve a responsible and civilized status in the comity of nations through a foreign policy that suits our national interests;

Calling upon the people of Pakistan to join hands to save our motherland from the clutches of military dictatorship and to defend their fundamental, social, political and economic rights and for a democratic, federal, modern and progressive Pakistan as dreamt by the Founder of the nation; have adopted the following, "Charter of Democracy";

A. CONSTITUTIONAL AMENDMENTS

1. The 1973 Constitution as on 12th October 1999 before the military coup shall be restored with the provisions of joint electorates, minorities, and women reserved seats on closed party list in the Parliament, the lowering of the voting age, and the increase in seats in parliament and the Legal Framework Order, 2000 and the Seventeenth Constitutional Amendment shall be repealed accordingly.

2. The appointment of the governors, three services chiefs and the CJCSC shall be made by the chief executive who is the prime minister, as per the 1973 Constitution.

3. (a) The recommendations for appointment of judges to superior judiciary shall be formulated through a commission, which shall comprise of the following:

i. The chairman shall be a chief justice, who has never previously taken oath under the PCO.

ii. The members of the commission shall be the chief justices of the provincial high courts who have not taken oath under the PCO, failing which the senior most judge of that high court who has not taken oath shall be the member

iii. Vice-Chairmen of Pakistan and Vice-Chairmen of Provincial Bar Association with respect to the appointment of judges to their concerned province

iv. President of Supreme Court Bar Association

v. Presidents of High Court Bar Associations of Karachi, Lahore, Peshawar, and Quetta with respect to the appointment of judges to their concerned province

vi. Federal Minister for Law and Justice

vii. Attorney General of Pakistan

(a-i) The commission shall forward a panel of three names for each vacancy to the prime minister, who shall forward one name for confirmation to joint parliamentary committee for confirmation of the nomination through a transparent public hearing process.

(a-ii) The joint parliamentary committee shall comprise of 50 per cent members from the treasury benches and the remaining 50 per cent from opposition parties based on their strength in the parliament nominated by respective parliamentary leaders.

(b) No judge shall take oath under any Provisional Constitutional Order or any other oath that is contradictory to the exact language of the original oath prescribed in the Constitution of 1973.

(c) Administrative mechanism will be instituted for the prevention of misconduct, implementation of code of ethics, and removal of judges on such charges brought to its attention by any citizen through the proposed commission for appointment of Judges.

(d) All special courts including anti-terrorism and accountability courts shall be abolished and such cases be tried in ordinary courts. Further to create a set of rules and procedures whereby, the arbitrary powers of the chief justices over the assignment of cases to various judges and the transfer of judges to

various benches such powers shall be exercised by the Chief Justice and two senior most judges sitting together.

4. A Federal Constitutional Court will be set up to resolve constitutional issues, giving equal representation to each of the federating units, whose members may be judges or persons qualified to be judges of the Supreme Court, constituted for a six-year period. The Supreme and High Courts will hear regular civil and criminal cases. The appointment of judges shall be made in the same manner as for judges of higher judiciary.

5. The Concurrent List in the Constitution will be abolished. A new NFC award will be announced.

6. The reserved seats for women in the national and provincial assemblies will be allocated to the parties on the basis of the number of votes polled in the general elections by each party.

7. The strength of the Senate of Pakistan shall be increased to give representation to minorities in the Senate.

8. FATA shall be included in the NWFP province in consultation with them.

9. Northern Areas shall be developed by giving it a special status and further empowering the Northern Areas Legislative Council to provide people of Northern Areas access to justice and human rights.

10. Local bodies election will be held on party basis through provincial election commissions in respective provinces and constitutional protection will be given to the local bodies to make them autonomous and answerable to their respective assemblies as well as to the people through regular courts of law.

B. CODE OF CONDUCT

11. National Security Council will be abolished. Defence Cabinet Committee will be headed by prime minister and will have a permanent secretariat. The prime minister may appoint a federal security adviser to process intelligence reports for the prime minister. The efficacy of the higher defence and security structure, created two decades ago, will be reviewed. The Joint Services Command structure will be strengthened and made more effective and

headed in rotation among the three services by law.
12. The ban on a 'prime minister not being eligible for a third term of office' will be abolished.

13. (a) Truth and Reconciliation Commission (T & R.C) be established to acknowledge victims of torture, imprisonment, state-sponsored persecution, targeted legislation, and politically motivated accountability. The commission will also examine and report its findings on military coups and civil removals of governments from 1996.

(b) A commission shall also examine and identify the causes of and fix responsibility and make recommendations in the light thereof for incidences such as Kargil.

(c) Accountability of NAB and other Ehtesab operators to identify and hold accountable abuse of office by NAB operators through purgery and perversion of justice and violation of human rights since its establishment.

(d) To replace politically motivated NAB with an independent accountability commission, whose chairman shall be nominated by the prime minister in consultation with the leader of opposition and confirmed by a joint parliamentary committee with 50 per cent members from treasury benches and remaining 50 per cent from opposition parties in same manner as appointment of judges through transparent public hearing. The confirmed nominee shall meet the standard of political impartiality, judicial propriety, moderate views expressed through his judgments and would have not dealt.

14. The press and electronic media will be allowed its independence. Access to information will become law after parliamentary debate and public scrutiny.

15. The chairmen of public accounts committee in the national and provincial assemblies will be appointed by the leaders of opposition in the concerned assemblies.

16. An effective Nuclear Command and Control system under the Defence Cabinet Committee will be put in place to avoid any possibility of leakage or proliferation.

17. Peaceful relations with India and Afghanistan will be pursued without prejudice to outstanding disputes.

18. Kashmir dispute should be settled in accordance with the UN Resolutions and the aspirations of the people of Jammu and Kashmir.

19. Governance will be improved to help the common citizen, by giving access to quality social services like education, health, job generation, curbing price hike, combating illegal redundancies, and curbing lavish spendings in civil and military establishments as ostentatious living causes great resentment amongst the teeming millions. We pledge to practice simplicity, at all levels.

20. Women, minorities, and the under privileged will be provided equal opportunities in all walks of life.

21. We will respect the electoral mandate of representative governments that accepts the due role of the opposition and declare neither shall undermine each other through extra constitutional ways.

22. We shall not join a military regime or any military sponsored government. No party shall solicit the support of military to come into power or to dislodge a democratic government.

23. To prevent corruption and floor crossing all votes for the Senate and indirect seats will be by open identifiable ballot. Those violating the party discipline in the poll shall stand disqualified by a letter from the Parliamentary Party Leader to the concerned Speaker or the Chairman Senate with a copy to the Election Commission for notification purposes within fourteen days of receipt of letter failing which it will be deemed to have been notified on the expiry of that period.

24. All military and judicial officers will be required to file annual assets and income declarations like Parliamentarians to make them accountable to the public.

25. A National Democracy Commission shall be established to promote and develop a democratic culture in the country and provide assistance to political parties for capacity building on the basis of their seats in Parliament in a transparent manner.

26.. Terrorism and militancy are by products of military dictatorship, negation of democracy, are strongly condemned, and will be vigorously

confronted.

C. FREE AND FAIR ELECTIONS

27. There shall be an independent, autonomous, and impartial Election Commission. The Prime Minister shall in consultation with Leader of Opposition forward up to three names for each position of Chief Election Commissioner, Members of Election Commission, and Secretary to Joint Parliamentary Committee, constituted on the same pattern as for appointment of judges in superior judiciary, through transparent public hearing process. In case of no consensus, both Prime Minister and Leader of Opposition shall forward separate lists to the Joint Parliamentary Committee for consideration. Provincial Election Commissioner shall be appointed on the same pattern by Committees of respective Provincial Assemblies.

28. All contesting political parties will be ensured a level playing field in the elections by the release of all political prisoners and the unconditional return of all political exiles. Elections shall be open to all political parties and political personalities. The graduation requirement of eligibility which has led to corruption and fake degrees will be repealed.

29. The Local bodies elections will be held within three months of the holding of general elections.

30. The concerned Election Authority shall suspend and appoint neutral Administrators for all Local Bodies from the date of formation of a caretaker Government for holding of general elections till the elections are held.

31. There shall be a neutral caretaker Government to hold free, fair, and transparent elections. The members of the said Government and their immediate relatives shall not contest elections.

D. CIVIL MILITARY RELATIONS

32. The ISI, M.I and other security agencies shall be accountable to the elected government through P.M Sectt, Ministry of Defence, and Cabinet Division respectively. Their budgets will be approved by D.C.C after recommendations are prepared by the respective ministry. The political wings of all intelligence agencies will be disbanded. A Committee will be formed to cut waste and bloat in the armed forces and security agencies in the

interest of the defence and security of the country. All senior postings in these agencies shall be made with the approval of the government through respectiveministry.

33. All indemnities and savings introduced by military regimes in the constitution shall be reviewed.

34. Defence budget shall be placed before the Parliament for debate and approval.

35. Military land allotment and Cantonment jurisdictions will come under the purview of Ministry of Defence. A Commission shall be set up to review, scrutinize, and examine the legitimacy of all such land allotment rules, regulations, and policies, along with all cases of state land allotment including those of military urban and agricultural land allotments since 12th October, 1999 to hold those accountable who have indulged in malpractices, profiteering, and favouritism.

36. Rules of Business of the federal and provincial governments shall be reviewed to bring them in conformity with Parliamentary form of government.

(Mohtarma Benazir Bhutto)
Chairperson
Pakistan Peoples Party

(Mr. Nawaz Sharif)
Quaid
Pakistan Muslim League-N

Dated: 14th May, 2006
London, UK

CHARTER *of* DEMOCRACY

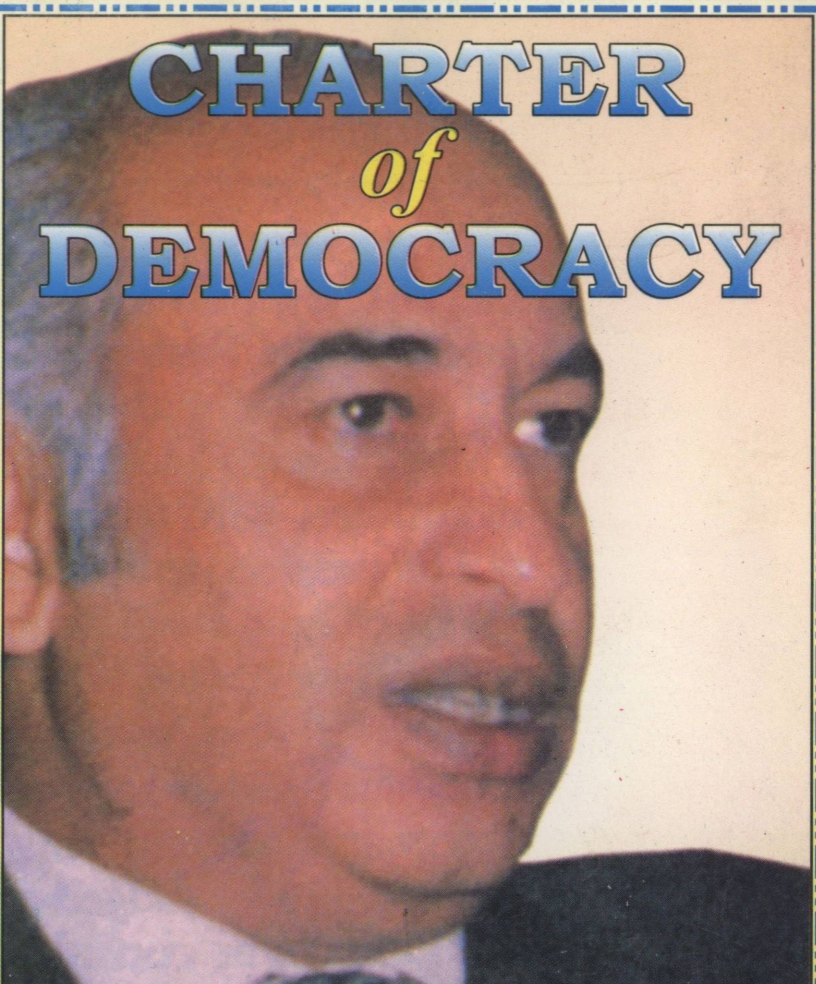

سید خورشید احمد شاہ

ایم این اي سکر

www.bhutto.org